جس میں عقل و سائنس کے غلبے، انسانیت اور تعصبات اور نفرت کے خاتمے کی خاطر بے دینی کی تلقین ہے، مساوات مرد وزن کا نعرہ ہے، اور سب سے دل چسپ بات یہ ہے کہ دنیا بھر میں ایک زبان اور ایک حکومت کی تائید ہے۔ مصنف قارئین کو بتاتے ہیں کہ بہائی کمیونٹی کو ایک استعماری طاقت (روس) نے ڈیڑھ سو سال قبل اپنے مذموم مقاصد کی خاطر تشکیل دیا تھا اور یہ آج تک مغربی استعمار کے ایجنٹ کا کام کر رہی ہے۔ اس علمی تبصرے میں اسلام کے خلاف ذرائع ابلاغ کے ذریعے پھیلائے جانے والے کئی شکوک و شبہات کا معقول جواب آگیا ہے۔ یوں یہ مخالف اسلام پراپیگنڈے کے توڑ کی ایک قابل قدر کوشش بن گئی ہے (ڈاکٹر بلال مسعود)۔

کنارے کنارے، حسین احمد پراچہ۔ ناشر: سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور۔ صفحات: ۱۴۴۔ قیمت: ۱۵۰ روپے۔

ابن بطوطہ نے سفر تو بہت کیے اور اس نے اپنے سفرنامے میں دنیا جہان کے عجائبات کا تذکرہ کر کے اپنے دور کے قارئین کو حیران اور ششدر کر کے رکھ دیا۔ زیر نظر سفرنامے میں حسین احمد پراچہ، ابن بطوطہ کا کردار تو ادا نہیں کر سکے کہ آج دنیا بڑی حد تک دریافت ہو چکی ہے مگر پراچہ صاحب جس بے تکلفی، برجستگی اور شگفتگی کے ساتھ ہمیں قاہرہ، تیونس، استنبول، جدہ، مکہ، مدینہ اور لندن وغیرہ کی سیر کراتے ہیں اور پھر مشاہدے کی ظاہری سطح سے اتر کر جس طرح در دل پر دستک دیتے ہیں، بعدازاں جملہ تاثرات کو جتنی عمدگی سے صفحہ قرطاس پر منتقل کرتے ہیں، وہ ابن بطوطہ سے بھی ممکن نہ ہوا تھا۔

مختلف شہروں کی سیاحت پر مشتمل ۹ ابواب کا یہ مجموعہ مصر، تیونس، ترکی، انگلستان اور سعودی عرب کی مختصر جھلکیاں دکھاتا ہے۔ سعودی عرب میں تو، خیر وہ ایک طویل عرصے سے مقیم ہیں اور اکثروبیشتر "گھر، خدا کا" دیکھتے رہتے ہیں مگر "خدا کی شان" دیکھنے کے لیے انھیں لندن جانا پڑا۔ بیشتر مقامات سے وہ ایک ہی بار گزرے لیکن انھوں نے اپنے خوب صورت اسلوب میں ان مقامات کی ایسی صاف، دل کش اور رنگین تصویر پیش کی ہے کہ مطالعہ و مشاہدہ اور ماضی و حال آپس میں گھل مل گئے ہیں۔ لالہ صحرائی کے بقول یہ سفرنامہ اردو ادب میں فی الحقیقت نمایاں حیثیت کا حامل ہے۔

پراچہ صاحب قارئین کو بھی اپنے احساسات میں شامل کرتے ہیں۔ ایک جگہ لکھتے ہیں: "ہمیں افسوس کا احساس ہوا کہ ہم اس ہفت رنگ جہاں کی سیاحت سے کیوں محروم رہے۔ بعض اوقات آنکھ بند کرنے اور بسااوقات آنکھ کھولنے سے امیدوں کا جہاں مل جاتا ہے مگر اس کا کیا کیا جائے کہ ہم آنکھ میچنے کی لذت سے ناآشنا اور نہ آنکھ کھولنے کی اہمیت سے آگاہ ہیں" (ص ۱۱۰) (ر-ف)۔